اشاعت نمبر 02
تو یہ حق ہے
مروّجہ
چھ کلموں کا ثبوت
تحریر و تحقیق
محقق و محدث
ابو اسامہ
ظفر القادری بکھروی حفظہ اللہ
خطیب جامع مسجد الفاروق F-20 ، واہ کینٹ
التحقیقات الاسلامیہ فاؤنڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# ❁ مروجہ چھ کلموں کا بیان ❁

**الحمد لله رب العالمين و الصّلوٰة و السّلام علىٰ سيّد المرسلين: أمابعد!**

قارئین کرام اس مضمون کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آج بدمذہبی عروج پر ہے اوراس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بدمذہبوں نے ہر چیز کو بدعت قرار دینے کی مہم کو تیز کر دیا ہے اوراس بدعت کی آڑ میں ان لوگوں نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے اورعوام وخواص کے ذہنوں کو منتشر کیا ہے یہ ایک بیرونی یہودونصارا کی سازش کا نتیجہ ہے

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ان لوگوں نے مسلمانوں کے اجماعی کاموں کو بدعت تو بنایا ہی تھا لیکن ان لوگوں نے اسلام کے بنیادی رکن کلمہ طیبہ کو بھی بدعت قرار دے دیا، غیر مقلدین تو صرف باقی پانچ کلموں کو بدعت کہتے تھے انھی ہی کی ایک قسم نے پہلا کلمہ طیب کو بھی بدعت قرار دیا ہے جیسا کہ مفتی اعظم سعودی عرب ابن باز ''فتاوی ابن باز جلد دوئم'' میں ایک سوال کہ ایک آدمی کلمہ طیبہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ کیسا ہے اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ یہ بدعت ہے کیونکہ پوراکلمہ '' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' قرآن وسنت میں ثابت نہیں اور'' لا الہ الا اللہ'' اتنا ثابت ہے لہٰذا اتنا ہی ذکر کرنا چاہیے۔

یہ حال ہے مفتی اعظم سعودی عرب کا، جب ایسے لوگ دین کے ٹھیکدار بن جائیں تو دین کا بیڑا غرق ہی ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت کم ہی ہوگی اور یہ دین کی خدمت نہیں بلکہ دین کی بربادی ہے اور یہی کام غیر مقلدین جن کے تقریبًا ۲۱ گروہ ہیں کر رہے ہیں اور سعودی مفتیان تو یہ کام بڑے اعلیٰ پیانے پر سر انجام دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اہل سنت و جماعت کے عقائد ومسائل پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

# ❁ بدعت کا بیان ❁

چونکہ بدمذہبوں کا سب سے بڑا ہتھیار شرک وبدعت ہے لہٰذا آج اس مضمون میں ان میں ایک یعنی بدعت کے بارے میں اختصارًا چند باتیں پیش کی جاتی ہیں تا کہ اصل مضمون چھ کلموں کے بارے میں صحیح طریقہ سے بات کو سمجھا جا سکے۔

بدمذہب بدعت کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں کہ ''ہر نئی چیز بدعت ہے'' یا تھوڑا اضافہ کر کے یہ کہتے ہیں '' دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے'' اسی طرح کچھ تبدیلی کے ساتھ اس کو اس طرح بھی بیان کیا جاتا ہے''

جس چیز کا ثبوت قرآن وسنت میں نہیں وہ بدعت ہے' لہٰذا بدعت کا صحیح مفہوم سمجھنا ضروری ہے

## ❁ بدعت کا لغوی مفہوم ❁

بدعت عربی زبان کا لفظ ہے جو ''بدع'' سے مشتق ہے المنجد ص ۶۷ میں ہے [البدعۃ: وہ چیز جو بغیر کسی سابق مثال کے بنائی جائے مذہب میں نئی رسم، بَدُعَ: لاثانی ہونا، بے مثال ہونا، بَدَعَ: کوئی شے ایجاد کرنا، کوئی چیز بغیر نمونہ کے بنانا، ابتداء کرنا]

جس طرح یہ کائنات عدم اور نیست تھی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی سابق مثال کے عدم سے وجود بخشا تو لغوی لحاظ سے یہ بھی بدعت کہلائی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام بھی ''بدیع'' ہے اور اسی شان کی وضاحت اس آیت مقدسہ میں ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے [بدیع السمٰوٰت والارض....] (سورۃ الانعام: آیت ۱۰۱)

ترجمہ: یعنی اللہ ہی زمین و آسمان کا موجد ہے

اسی طرح بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت اس آیت مقدسہ سے بھی واضح ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

[قل ما کنت بدعامن الرسل] (سورۃ احقاف: آیت ۴۶)

ترجمہ: یعنی آپ فرما دیجئے کہ میں کوئی انوکھا یا نیا رسول تو نہیں

مندرجہ بالا قرآنی شہادتوں کی بناء پر یہ بات عیاں ہوگئی کہ کائنات کی تخلیق کا ہر نیا مرحلہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق بدعت کہلاتا ہے جیسا کہ فتح المبین شرح اربعین نووی میں ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں [بدعت لغت میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی مثال پہلے موجود نہ ہو جس طرح قرآن میں شان خداوندی کے بارے میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین کا بغیر کسی مثال کے پہلی بار پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے]

بدعت کے لغوی مفہوم کی وضاحت کے بعد اب ہم دیکھتے ہیں کہ بدعت اصطلاح میں کس چیز کا نام ہے

## ❁ بدعت کا اصطلاحی مفہوم ❁

اصطلاح شرع میں بدعت کا مفہوم واضح کرنے کے لئے ائمہ فقہ و حدیث نے اس کی تعریف یوں کی ہے

[ہر وہ نیا کام جس کی کوئی اصل بالواسطہ یا بلاواسطہ نہ قرآن میں ہو اور نہ حدیث میں اور اسے ضروریات دین سمجھ کر دین میں شامل کرلیا جائے] یاد رہے کہ ضروریات دین سے مراد وہ امور ہیں جن میں کسی ایک چیز کا انکار کرنے سے بندہ کافر ہوجاتا ہے

ایسی بدعت کو بدعت سیئہ یا بدعت ضلالہ کہتے ہیں حضور ﷺ کے ارشاد مبارک ''کل بدعۃ ضلالۃ'' سے یہی بدعت مراد ہے

## ❀ کیا ہر نیا کام نا جائز ہے؟ ❀

ایسے نئے کام جن کی قرآن وسنت میں اصل موجود نہ ہو وہ اصل کے اعتبار سے بدعت ہی کہلائیں گے مگر یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا ازروئے شریعت ہر نئے کام کو محض اس لئے نا جائز قرار دیا جائے کہ وہ نیا ہے؟

اگر شرعی اصولوں کا معیار یہی قرار دیا جائے تو پھر دین اسلام کی تعلیمات میں سے کم وبیش ستر فی صد حصہ نا جائز ٹھہرتا ہے کیونکہ اس کی مروجہ شکلیں اور بہت سارے دینی امور اور معاملات ایسی ہیت میں حضور ﷺ اور اس کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں نہ تھے

بدعت کا مندرجہ بالا تصور یعنی ہر نئی چیز کو گمراہی پر محمول کرنا نہ صرف ایک شدید غلط فہمی ہے بلکہ ایک مغالطہ ہے علمی اور فکری لحاظ سے باعث ندامت بھی اور خود دین اسلام کی کشادہ راہوں کو مسدود کر دینے کے مترادف بھی ، بلکہ اپنی اصل میں یہ نقطہ نظر قابل صد افسوس بھی ہے کیونکہ اسی تصور کو حق سمجھ لیا جائے تو یہ عصر حاضر اور اس کے بعد ہونے والی علمی وسائنسی ترقی سے آنکھیں بند کر کے ملت اسلامیہ کو تمام اقوام کے مقابلے میں عاجز کر دینے کی سازش قرار پائے گی اور اس طریق پر عمل کرتے ہوئے بھلا ہم کیسے دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کرنے اور اسلامی تہذیب کو ثقافت وتمدن اور مذہبی اقدار اور نظام حیات میں بالاتری کی تمام کوششوں کو بار آور کر سکیں گے؟

اس لئے ضروری ہے کہ اس مغالطے کو ذہنوں سے دور کیا جائے اور بدعت کا حقیقی اور صحیح اسلامی تصور امت مسلمہ کی نئی نسل پر واضح کیا جائے تا کہ ہماری نئی نسل امت مسلمہ کی ترقی کا باعث بنے اور امت مسلمہ کو اس مایوسی کی کیفیت سے نکال سکے

## ❀ بدعت کا حقیقی تصور احادیث کی روشنی میں ❀

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

[من احدث فی أمرنا ھذا ما لیس فیه فھو رد]

یعنی جو اس دین میں کوئی ایسی بات پیدا کرے جو دین میں نہ ہو تو وہ رد ہے

### تخریج :

(۱) صحیح بخاری: ۳/۲۴۱ رقم ۲۶۹۷

(۲) صحیح مسلم: ۵/۱۳۲ رقم ۴۵۸۹

(۳) سنن ابو داؤد: ۴/۳۲۹ رقم ۴۶۰۸

(۴) سنن ابن ماجه: ۱/۱۰ رقم ۱۴

(۵) مسند احمد: ۶/۲۷۰ رقم ۲۶۳۷۲

(۶) صحیح ابن حبان: ۱/۲۰۹ رقم ۲۷

(۷) مسند ابی یعلیٰ: ۸/۷۰ رقم ۴۵۹۴

(۸) سنن دار قطنی: ۵/۴۰۳ رقم ۴۵۳۴

(۹) سنن الکبریٰ بیهقی: ۱۰/۱۵۰ رقم ۲۱۰۴۱

(۱۰) مستخرج ابی عوانة: ۷/۲۹۲ رقم ۵۱۵۷

اسنادی حیثیت: اس کے سارے راوی قابل اعتماد اور سچے ہیں اس لئے یہ روایت صحیح ہے

## فوائد:

❁ اس حدیث میں لفظ ''احدث'' اور ''ما لیس فیه فهو رد'' قابل غور ہیں عرف عام میں ''احدث'' کا معنی دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کرنا اور لفظ ''مالیس فیه'' احدث کے مفہوم کی وضاحت کر رہا ہے کہ ''احدث'' سے مراد ایسی نئی چیز ہوگی جو اس دین میں نہ ہو

❁ حدیث کے اس مفہوم سے ذہن میں ایک سوال ابھرتا ہے کہ اگر ''احدث'' سے مراد دین میں کوئی نئی چیز پیدا کرنا ہے تو پھر جب ایک چیز نئی ہی پیدا ہو رہی ہے تو پھر ''مالیس فیه'' کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کیونکہ وہ اگر اس میں ہی سے تھی یعنی دین کا پہلے سے ہی حصہ تھی تو اسے نیا کہنے کی ضرورت ہی نہ تھی اور پھر اکثر اس موقعہ پر آیت مقدسہ [الیوم اکملت لکم دینکم] کا حوالہ بھی دیا جاتا ہے اس مغالطے کا جواب ملاحظہ ہو

# ❁ مغالطے کا ازالہ اور ''فهو رد'' کا صحیح مفہوم ❁

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

[من عمل عملاً لیس علیه أمرنا فهو رد]

ترجمہ: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا کوئی اُمر (حکم) موجود نہیں تو وہ مردود ہے

## تخریج :

(۱)صحیح مسلم: ۵/۱۳۲ رقم ۴۵۹۰

(۲)صحیح بخاری: ۱/۱۳۲

(۳)مسند احمد بن حنبل: ۶/۱۸۰ رقم ۲۵۵۱۱

(۴)سنن دار قطنی: ۵/۴۰۶ رقم ۴۵۳۷

(۵)مسند الربیع بن حبیب: ۱/۳۹ رقم ۴۹

(۶)صحیح کنوز السنة النبویة: ۱/۵۲

اسنادی حیثیت: اس کی سند صحیح ہے

اس حدیث میں ''لیس علیه أمرنا'' سے عام طور پر یہ مراد لیا جاتا ہے کہ کوئی کام خواہ نیک یا احسن ہی کیوں نہ ہو مثلاً عید میلاد النبی ﷺ یا ایصال ثواب وغیرہ اگر ان پر کوئی قرآن وسنت سے **دلیل** نہ ہو تو یہ بدعت ومردود ہے یہ مفہوم سراسر باطل ہے کیونکہ اگر یہ معنی لیا جائے کہ جس کام کے کرنے کا حکم قرآن وسنت میں موجود نہیں وہ بدعت ضلالہ ہے حرام ہے تو پھر مباحات کا تصور اسلام میں کیا باقی رہ جاتا؟

کیونکہ مباح تو کہتے ہی اسے ہیں کہ جس کے کرنے یا نہ کرنے کا شریعت میں کوئی حکم موجود نہ ہو، لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت میں [من احدث فی أمرنا هذا ما لیس فیه فهو رد] میں ''فهو رد'' کا اطلاق نہ صرف ''ما لیس فیه'' پر ہوتا ہے اور نہ فقط ''احدث'' پر بلکہ اس کا صحیح اطلاق اس صورت میں ہوگا جب یہ دونوں چیزیں جمع ہوں یعنی

''احدث'' اور ''مالیس فیہ'' یعنی مردود فقط وہی عمل ہوگا جو نیا بھی ہو اور اس کی کوئی سابق مثال بھی شریعت میں نہ ملتی ہو اور اس کی دین میں کسی جہت سے بھی کوئی دلیل نہ بنتی ہو یا کسی جہت سے اس کا تعلق دین سے نہ نظر آتا ہو لہذا ان دلائل کی روشنی میں کسی بھی محدثہ ضالہ ہونے کا ضابطہ دو شرائط کے ساتھ خاص ہے

(۱) ایک یہ کہ دین میں اس کی کوئی اصل، مثال یا دلیل موجود نہ ہو

(۲) دوسرا وہ محدثہ نہ صرف دین کے مخالف ومتضاد ہو، بلکہ دین کی نفی کرنے والا ہو

# ❁ مباح (بدعت) کا قرآنی تصور ❁

اب اس کے بعد مباح بدعت کی قبولیت کا قرآنی تصور پیش خدمت ہے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر بدعت قرآن وسنت کے خلاف ہو بلکہ بے شمار بدعات ایسی ہیں جو قرآن وسنت کے نہ منافی ہیں اور نہ ہی شریعت کی روح کے خلاف ہیں جیسا کہ قرآن نے رہبانیت کی بدعت کے بارے میں فرمایا دیکھئے سورت الحدید: آیت ۲۷
میں اگر ہر نیا کام برا ہوتا تو یہ کیسے جائز ہوسکتا ہے؟

بالکل اسی طرح مروجہ چھ کلمے بھی بدعت سیئہ یا بدعت ضالہ نہیں ہیں بلکہ ان کی اصل شریعت میں موجود ہے اللہ تعالی ایسے گمراہوں سے بچائے اب چھ کلموں کا ثبوت پیش خدمت ہے

# ❁ پہلا کلمہ طیّبہ اور اس کا حدیث سے ثبوت ❁

پہلا کلمہ طیبہ یہ ہے [لا اله الا الله محمد رسول الله ﷺ]
اس بارے میں حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ملاحظہ فرمائیں

[اخبرنا ابو عبدالله الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن يعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا يحيىٰ بن صالح الوحاظي، حدثنا اسحاق بن يحيىٰ الكلبي، حدثنا الزهري، حدثني سعيد بن المسيب، أن أبا هريرة رضي الله عنه أخبره عن النبي ﷺ قال : أنزل الله تعالىٰ في كتابه، فذكر قوما استكبروا فقال : انهم كانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون، وقال تعالىٰ اذجعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية فأنزل الله سكينة على رسوله وعلى المؤمنين وألزمهم كلمة التقوى وكانوا أحق بها وأهلها، وهي [لا اله الا الله محمد رسول الله ] استكبر عنها المشركون يوم الحديبية يوم كاتبهم رسول الله ﷺ في قضية المدة]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی قوم کا ذکر فرمایا: یقیناً جب انہیں لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو وہ تکبر کرتے ہیں اور اللہ تعالی نے فرمایا جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون

واطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لیے کلمۃ التقوی کو لازم قرار دیا اور (وہ) اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور وہ (کلمۃ التقوی) "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" ہے حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین نے اس کلمے سے تکبر کیا تھا

## تخریج :

(۱)الأسماء و الصفات للبیهقی : ۱/۲۰۸رقم۱۹۴، ۱۹۵

(۲)الایمان لابن منده : ۱/۳۵۹رقم۱۹۹، ۲۰۰

(۳)الایما ء الی زوائد الأمالی والأجزاء : ۲/۴۵۰رقم۲۰۱۸

(۴)مختصر تاریخ دمشق : ۸/۸۷

(۵)الدر المنثور للسیوطی : ۱۲/۴۰۱

(۶)تفسیر ابن ابی حاتم : ۱۰/۳۲۱۰

(۷)تفسیر الطبری : ۲۱/۳۰۸رقم۳۱۸۴۸

(۸)تفسیر قرطبی : ۱۵/۷۶

(۹)فتح القدیر للشوکانی : ۶/۱۹۷

(۱۰)فتح البیان فی مقاصد القرآن : ۱۱/۳۸۲

# ❀ تعارف رجال الحدیث ❀

## (۱)ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیهقی:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "هو الحافظ العلامة ،الثبت،الفقیه،شیخ الاسلام"

(سیر اعلام النبلاء : ۱۸/۱۶۳رقم۸۶)

## (۲)ابو عبدالله الحافظ محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدویه بن نعیم الحاکم:

امام ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں "الامام ،الحافظ،الناقد،العلامة،شیخ المحدثین"

(سیر اعلام النبلاء : ۱۷/۱۶۳رقم۱۰۰)

مزید ان کا ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ بغداد: ۵/۴۷۳ (۲)میزان الاعتدال: ۳/۶۰۸

(۳)تذکرۃ الحفاظ: ۳/۸۰۰رقم ۹۶۲ (۴)وفیات الاعیان: ۴/۲۸۰،۲۸۱

(۵)البدایۃ و النھایۃ: ۱۱/۳۵۵ (۶)لسان المیزان: ۵/۲۳۲،۲۳۳

(۷)شذرات الذھب: ۳/۱۷۶ (۸)طبقات السبکی: ۴/۱۵۵

## (۳)ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم النیسابوری:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''الامام ،المحدث،مسند العصر ،رحلۃ الوقت''

(سیر اعلام النبلاء : ۱۵/۴۵۲رقم۲۵۸)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھا جا سکتا ہے

(۱)تاریخ دمشق: ۵۶/۲۸۷ (۲)تذکرۃ الحفاظ : ۳/۸۶۰رقم۸۳۵

(۳)شذرات الذھب: ۲/۳۷۳،۳۷۴ (۴)البدایۃ و النھایۃ: ۱۱/۲۳۲

(۵)الوافی بالوفیات: ۵/۲۲۳ (۶)المنتظم: ۶/۳۸۶

## (۴)ابو بکر محمد بن اسحاق بن جعفر الصاغانی:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''الامام،الحافظ ،المجود، الحجۃ''

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۵۹۳رقم۲۲۴)

امام دارقطنی کہتے ہیں ''ثقۃ''

(سیر اعلام النبلاء: ۱۲/۵۹۴رقم۲۲۴)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ بغداد: ۱/۲۴۰،۲۴۱ (۲)تھذیب التھذیب: ۹/۳۵

(۳)شذرات الذھب : ۲/۱۶۰ (۴) المنتظم: ۵/۷۸

(۵)الجرح و التعدیل: ۷/۱۹۵،۱۹۶ (۶) طبقات الحفاظ: ۲۵۶

(۷)الوافی بالوفیات: ۲/۱۹۵ (۸)تذھیب التھذیب: ۳/۱۸۳

## (۵)ابو زکریا یحییٰ بن صالح الوحاظی:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ''الامام ،العالم،الحافظ، الفقیہ''

(سیر اعلام النبلاء: ۱۰/۴۵۴رقم۱۵۰)

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''ثقۃ''

(سیر اعلام النبلاء: ۱۰/۴۵۴رقم۱۵۰)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تاریخ دمشق: ۱۲/۲۸۸

(۲)تاریخ الکبیر للبخاری: ۸/۲۸۲

(۳)تذکرۃ الحفاظ: ۱/۴۰۸

(۴)الکاشف: ۳/۲۵۸

(۵)تہذیب التہذیب: ۱۱/۲۲۹

(۶)شذرات الذھب: ۲/۵۰

(۷) طبقات ابن سعد: ۷/۴۷۳

(۸)طبقات الحنابلہ: ۱/۴۰۲

## (۶)اسحاق بن یحییٰ بن علقمة الکلبی الحمصی:

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''صدوق''

(تقریب التہذیب: ۱/۸۶رقم۳۹۱)

مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیے

(۱)تہذیب الکمال للمزی: ۲/۴۹۲رقم۳۹۰

(۲)تہذیب التہذیب: ۱/۲۵۵

(۳)الثقات لابن حبان: ۶/۴۹رقم۶۶۷۰

(۴)الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۱/۴۰۶

(۵)سوالات الحاکم للدراقطنی: رقم۲۸۰

## (۷)ابوبکرمحمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ الزھری القرشی:

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

''الفقیہ،الحافظ متفق علی جلالتہ واتقانہ''

''آپ فقیہ حافظ اور آپ کی جلالت وثقاہت پر اتفاق ہے''

(تقریب التہذیب: ۲/۱۳۳رقم۶۳۱۵)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھا جاسکتا ہے

(۱)سیر اعلام النبلاء: ۵/۳۲۶رقم۱۲۰

(۲)تذکرۃ الحفاظ: ۱/۱۰۸

(۳)التاریخ الکبیر: ۱/۲۲۰

(۴)تہذیب الاسماء: ۱/۹۰

(۵)تاریخ الاسلام للذھبی: ۵/۱۳۶

(۶)شذرات الذھب: ۱/۱۶۲

(۷)وفیات الاعیان: ۴/۱۷۷

(۸)تہذیب التہذیب: ۹/۴۴۵

## (۸)سعیدبن المسیب بن حزن القرشی المخزومی:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''آپ اپنے زمانے میں مدینہ میں اہل علم میں سے تھے اور تابعین کے سردار تھے''

(سیر اعلام النبلاء : ۴/۲۱۷رقم۸۸)

آپ کا شاندار ترجمہ درج ذیل کتب میں دیکھ سکتے ہیں

(۱)تقریب التہذیب: ۱/۳۶۴رقم۲۴۰۳
(۲)تذکرۃ الحفاظ : ۱/۵۱
(۳)البدایۃ و النہایۃ: ۹/۹۹
(۴)شذرات الذہب: ۱/۱۰۲
(۵)تہذیب التہذیب: ۴/۸۴
(۶)وفیات الاعیان: ۲/۳۸۵
(۷)تاریخ الاسلام للذہبی: ۴/۴
(۸)طبقات ابن سعد: ۵/۱۱۹

## (۱۰)حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ:

یہ مشہور صحابی رسول ہیں اور تمام صحابہ عادل ہیں

**اسنادی حیثیت:** اس روایت کے تمام راوی سچے اور قابل اعتماد ہیں اس لئے یہ روایت صحیح ہے

❁ یہ کلمہ طیب صحیح حدیث سے ثابت ہے اور اس کو بدعت کہنے والا علم حدیث سے ناواقف ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں قارئین نے ملاحظہ فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ایسی گمراہیوں سے محفوظ فرمائے اور اہل سنت و جماعت کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

# ❁ دوسرا کلمہ شہادت کا ثبوت حدیث مبارکہ سے ❁

دوسرا کلمہ بھی حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[من شهد لا اله الا الله وحده لا شريك له وأن محمد اعبدهٗ ورسوله...]

ترجمہ: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

## تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۴/۲۰۱رقم۳۴۳۵
(۲)مسند احمد : ۵/۳۱۳رقم۲۲۷۲۷
(۳)السنة لابن أبی عاصم:۲/۴۳۱رقم۸۸۹
(۴)شرح السنة للبغوی: ۱/۱۰۱رقم۵۴
(۵)مسند الشامین: ۱/۳۱۶رقم۵۵۵
(۶)صحیح ابن حبان : ۱/۴۳۷رقم۲۰۷

(۷)مصنف عبدالرزاق: ۲/۵۲۶رقم۴۴۸۱
(۸)معجم المقریء: ۲/۲۷۲رقم ۴۶۷
(۹)الدعاء لابن فضیل: ص۴۳۷رقم۱۳
(۱۰)حدیث أبی الفضل الزهری: ۱/۳۵۷رقم۳۵۶
(۱۱)حدیث خیشمة: ص۱۸۷
(۱۲)حلیة الاولیاء: ۱۵۹/۵
(۱۳)التمهید لما فی المؤطا: ۲۹۹/۲۳
(۱۴)جامع العلوم والحکم: ۲۰۹/۱

**اسنادی حیثیت:** اس کے سارے راوی سچے ہیں اس لئے یہ سند صحیح ہے

❁ علماء کرام نے من شہد کو اپنی جانب نسبت کرتے ہوئے "أشهد أن" کے الفاظ سے پڑھنا شروع کر دیا جو کہ درست ہے لیکن اگر پھر بھی کسی کے دل میں یہ شبہ ہو کہ وہ جو آپ الفاظ پڑھتے ہیں وہ ہی دکھائیں تو جناب وہ بھی الفاظ حدیث ہی ہیں لہٰذا وہ بھی پیش خدمت ہیں

❁ حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا[ثم قال أشهد أن لا اله الا الله وحدهٗ لا شريك لهٗ وأشهد أن محمدا عبدهٗ ورسولهٗ......]

ترجمہ: پھر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں

## تخریج:

(۱)صحیح مسلم: ۱/۱۴۵رقم ۵۷۷
(۲)سنن أبی داؤد: ۱/۲۰۷رقم ۵۲۵
(۳)سنن ترمذی: ۱/۸۷رقم۵۵
(۴)سنن نسائی: ۲/۲۷۲رقم ۱۱۷۳
(۵)سنن ابن ماجه: ۱/۲۹۷رقم۴۶۹
(۶)مسند احمد بن حنبل: ۱/۱۹رقم ۱۲۱
(۷)صحیح ابن حبان مع حواشی: ۴/۵۹۱رقم ۱۲۹۳
(۸)مسند البزار: ۳/۳۳۲رقم ۱۱۳۰
(۹)مسند ابی یعلیٰ: ۱/۱۶۲رقم۱۸۰
(۱۰)سنن دارقطنی: ۲/۱۶۲رقم۱۳۳۰
(۱۱)سنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/۱۴۴رقم۲۹۵۴
(۱۲)مستخرج أبی عوانة: ۱/۳۰۶رقم ۴۶۴
(۱۳)معجم الکبیر للطبرانی: ۹/۶۷رقم ۲۰۴۸
(۱۴)الاحکام الشرعیة للاشبیلی: ۱/۴۸۰
(۱۵)موطاء امام محمد: ۱/۲۲۹رقم ۱۴۶
(۱۶)شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/۲۶۵رقم ۱۵۲۸

**اسنادی حیثیت:** اس کے سارے راوی بھی سچے ہیں اس لئے یہ روایت بھی صحیح ہے

❁ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا "تشھد" کی تعلیم دیتی ہوئی فرماتی ہیں کہو:

[ أشهد أن لا اله الا الله وحدهٗ لا شريك لهٗ وأشهد أن محمدا عبدهٗ ورسولهٗ...]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں

## تخریج:

(۱)مؤطا امام مالك رواية يحيىٰ الليثی: ص۹۱رقم۲۰۵

(۲)شرح الزرقانی: ۱/۲۷۲

(۳)مسند الصحابة فی الكتب التسعة: ۱۰/۳۴۱۴۹۵

# ❁ تعارف رجال الحدیث ❁

## (۱) مالک بن انس بن مالک المدنی:

آپ مشہور فقیہ اور امام مدینہ ہیں امام ذہبی فرماتے ہیں

[هو شيخ الاسلام ،حجة الامة،امام دار الهجرة] (سير اعلام النبلاء: ۸/۴۸رقم۱۰)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مزید شاندار ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تذكرة الحفاظ: ۱/۲۰۷

(۲)تهذيب التهذيب: ۱۰/۵

(۳) التاريخ الكبير: ۷/۳۱۰

(۴)البداية و النهاية: ۱۰/۱۷۴

(۵)الكامل لابن الاثير: ۶/۱۴۷

(۶)شذرات الذهب: ۲/۱۲

(۷)الكاشف: ۳/۱۱۲

(۸)تاريخ ابن معين: ۲/۵۴۳

## (۲) عبدالرحمٰن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [الامام،الثبت،الفقيه]

(سير اعلام النبلاء: ۶/۵رقم۱)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرمائیں

(۱)تذكرة الحفاظ: ۱/۱۲۶

(۲)تهذيب التهذيب: ۶/۲۵۴

(۳)التاريخ الصغير: ۱/۳۲۱

(۴)الجرح والتعديل: ۵/۲۷۸

## (۳) القاسم بن محمد بن ابی بکر:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

[الحافظ،الحجة،عالم بالوقتهبالمدينة]

(سير اعلام النبلاء: ۵/ ۵۴رقم۱۸)

ان کا مزید ترجمہ درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں

(۱)طبقات ابن سعد: ۵/۱۸۷

(۲)حلية الاولياء: ۲/۱۸۳

(۳)تهذيب الاسماء واللغات: ۲/۵۵

(۴)شذرات الذهب : ۱/۱۳۵

(۵)تذكرة الحفاظ: ۱/۹۶

(۶)تهذيب التهذيب : ۸/۳۲۳

(۷)وفيات الاعيان: ۴/۵۹

(۸)الجرح والتعديل: ۷/۱۱۸

### (۴)حضرت ام المؤمنين عائشة رضی اللہ عنہا:

آپ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں ام المؤمنین ہیں صحابیہ ہیں

**اسنادی حیثیت:** اس کے سارے راوی سچے ہیں لہذا یہ روایت صحیح ہے

## ❁ تیسرا کلمہ تمجید کا ثبوت حدیث مبارکہ سے ❁

تیسرا کلمہ تمجید کے الفاظ یہ ہیں[[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم]

اس بارے میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں یوں کہا کرو

[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم]

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور تمام خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالی شان اور عظمت والا ہے

## تخريج:

(۱)سنن ابوداؤد: ۱/۲۲۰رقم ۸۳۲مطبوعه دار الفكر محقق محمد محى الدين عبدالحميد

(۲)سنن ابن ماجه: ۵/ ۴۳رقم۳۸۷۸

(۳)موطاء امام محمد: ۳/۵۱۳رقم۱۰۰۰مطبوعه دمشق

(۴)أخبار مكة للفاكهي: ۱/۲۸۲رقم۵۷۵

# ❁ تعارف رجال الحدیث ❁

## (۱)امام ابوداؤدسلیمان بن الأشعث بن اسحاق مصنف السنن:

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [ثقة، حافظ] (تقریب التھذیب: ۱/۳۸۶رقم ۲۵۵۴)

## (۲)عثمان بن ابی شیبة ابراھیم بن عثمان العبسی:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یحیٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [ثقة،مامون]

(سیر اعلام النبلاء : ۱۱/۱۵۲رقم ۵۸)

## (۳)وکیع بن الجراح بن ملیح بن عدی:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [الامام ،الحافظ ،محدث العراق]

(سیر اعلام النبلاء: ۹/۱۴۱رقم ۴۸)

محمد بن سعد فرماتے ہیں [كان وكيع ثقة ،مامونا،عاليا،رفيعا، كثير الحديث،حجة]

(سیر اعلام النبلاء: ۹/۱۴۵)

## (۴) ابوخالد الدالانی یزید بن عبدالرحمن الاسدی الکوفی:

امام یحیٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [ليس به بأس] اس میں کوئی حرج نہیں

(تاریخ ابن معین للدارمی: ۱/۲۲۸رقم ۸۸۰)

ابوحاتم فرماتے ہیں [صدوق] امام احمد فرماتے ہیں [لا بأس به]

(میزان الاعتدال: ۴/۴۳۲رقم ۹۷۲۳)

## (۵)ابو اسماعیل ابراھیم بن عبدالرحمن السکسکی الکوفی:

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں [صدوق] سچا ہے (تقریب التھذیب: ۱/۲۰رقم ۲۰۴)

## (۶)حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ:

یہ صحابی رسول ہیں اور سارے صحابی عادل ہیں

**اسنادی حیثیت:** اس کے سارے راوی سچے ہیں اور یہ روایت حسن ہے

تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی سے یہی بات درج ذیل کتب میں موجود ہے وہ الفاظ یہ ہیں

[سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ]

(۱)سنن ابوداؤد: ۴/۲۷۴رقم ۵۰۶۲ بتحقیق البانی

(۲) سنن نسائی: ۲/۴۳۱رقم ۹۲۴بتحقیق البانی حسن

(۳)مسند احمد: ۴/۳۵۶رقم۱۹۱۲۶بتحقیق الأرناؤوط حسن

(۴)مسند الطیالسی: ۲/۱۵۷رقم۸۵۱

(۵)سنن دارقطنی: ۲/۸۸رقم۱۱۹۵

(۶)سنن الکبریٰ للبیھقی: ۲/۳۸۱رقم۴۱۴۸،۴۱۴۹،۴۸۵۳

(۷)معرفۃ السنن والآثار للبیھقی: ۳/۳۲۶رقم ۱۲۷۲

(۸)المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۱/۱۸۶رقم ۵۲۴

(۹)معجم الکبیر للطبرانی: ۹/۱۸رقم۱۰۲۱۲

(۱۰)معجم الاوسط للطبرانی: ۳/۲۳۷رقم ۳۰۲۵

(۱۱)الاحکام الشرعیۃ للاشبیلی: ۲/۳۶۹

(۱۲)التوحید لابن مندۃ: ۱/۲۴۸رقم۲۶۸

(۱۳)الجامع فی الحدیث لابن وھب: ص۲۹۱رقم۳۳۲

(۱۴)اخبار مکۃ للفاکھی: ۱/۲۸۱رقم۵۷۳

(۱۵)المستدرک للحاکم: ۱/۲۴۱رقم ۸۸۰

(۱۶)شرح السنۃ للبغوی: ۳/۹رقم۵۵۳

(۱۷)شعب الایمان: ۲/۱۳۲رقم ۶۰۹

(۱۸)صحیح ابن حبان: ۵/۱۱۶رقم۱۸۱۰

(۱۹)مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۰/۲۹۱رقم۳۰۰۳۲

(۲۰)مختصر قیام اللیل للمروزی: ص۱۰۹

## ❁ چوتھا کلمہ توحید اور اس کا حدیث سے ثبوت ❁

چوتھا کلمہ توحید کے الفاظ یہ ہیں[لاالہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیٖ ویمیت وھو حی لایموت 'ابدا ابداط ذوالجلال والاکرامط ،بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیر]

چوتھے کلمے کے الفاظ بھی حدیث سے ثابت ہیں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

[قال من دخل السوق فقال لاالہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیٖ ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیر، کتب اللہ لہٗ ألف ألف حسنۃومحا عنہ ألف ألف سیئۃورفع لہ ألف ألف درجۃ]

ترجمہ: جوشخص بازار میں داخل ہوتو یہ کلمات کہے"لاالہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیٖ ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شیء قدیر "اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اوراس سے دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اوراس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں

## تخریج:

(۱)جامع ترمذی: ۵/۴۹۱رقم۳۴۲۸قال البانی حسن
(۲) مسند البزار: ۳/۲۶۰رقم۱۰۵۱
(۳)مسند الطیالسی: ۱/۱۴رقم۱۲
(۴)المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۱/۳۹رقم۲۸
(۵)أخبار مکۃ للفاکھی: ۴/۵۷رقم۲۳۷۸
(۶)الدعاء للطبرانی: ص۲۵۱رقم۷۹۸
(۷)المستدرک للحاکم: ۱/۵۳۸رقم۱۹۷۴
(۸)سنن دارمی: ۲/۳۷۹رقم۲۶۹۲
(۹)شرح السنۃ للبغوی: ۵/۱۳۲رقم۱۳۳۸
(۱۰)أمالی ابن بشران: ۲/۴۴رقم۷۰۶
(۱۱)کتاب الآثار لابی یوسف: ص۱۴رقم۲۱۵
(۱۲)الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی: ۱/۱۱۴رقم۱۸۷
(۱۳)الاسماء الصفات للبیھقی: ۱/۲۲۷رقم۲۱۱
(۱۴)الفوائد لتمام الرازی: ۲/۱۵۵رقم۱۴۰۹
(۱۵)الکنی والاسماء للدولابی: ۴/۲۹۱رقم۹۱۴
(۱۶)مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱۰/۵۴رقم۱۶۹۳
(۱۷)صحیح کنوز السنۃ النبویۃ: ۱/۱۴رقم۱۷
(۱۸)کنز العمال: ۴/۲۷رقم۹۳۲۷

**اسنادی حیثیت:** یہ روایت حسن ہے

اس کے علاوہ"ابداابدا" کے الفاظ بھی حدیث سے ثابت ہیں دیکھئے

[قال قیس رضی اللہ عنہ وقول رسول اللہ ﷺ ابداابدا]

## تخریج:

(۱)مسند ابی یعلیٰ: ۱/۴۲۱رقم۹۱۲
(۲)معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم: ۱۲/۲۷۷رقم۵۱۵۱
(۳)مجمع الزوائد: ۳/۱۱۶رقم۴۴۵۴
(۴)مطالب العالیۃللابن حجر: ۶/۲۰۹رقم۲۰۹۷
(۵)أسد الغابۃ: ۲/۴۲۴
(۶)روضۃ المحدثین: ۱۲/۱۱۱رقم۵۶۱۱

اسی طرح ''ذو الجلال و الاکرام'' کے الفاظ بھی قرآن وسنت سے ثابت ہیں دیکھئے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے

[ذو الجلال و الاکرام]

(۱)سنن ابن ماجه: ۵/۲۶رقم۳۸۵۸ (۲)المعجم الکبیر للطبرانی: ۵/۱رقم ۴۵۸۸

(۳)التوحید لابن مندة: ۱/۲۷۸رقم۳۰۹ (۴)مصنف ابن ابی شیبة: ۱۰/۲۷۲رقم ۲۹۹۷۴

(۵)معرفة الصحابة لابی نعیم: ۸/۲۶۱رقم۷۲۵۳ (۶)المستدرك للحاکم: ۱/۵۰۴رقم۱۸۵۷

# ❁ پانچواں کلمہ استغفار کا ثبوت ❁

پانچواں کلمہ استغفار جو ہم پڑھتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں

[استغفر الله ربی من کل ذنب اذنبتهٗ عمدًا أو خطاءً سرا أو علانیةً وّ اتوب الیه من الذنب الذی اعلم و من الذنب الذی لا اعلم انك انت علام الغیوب وستا ر العیوب وغفار الذنوب ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم]

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر در پردہ یا کھلم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں بے شک تو غیبوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے

چنانچہ اس کلمہ میں کون سی ایسی چیز ہے جو خرابی والی ہے کیا اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنا غلط ہے؟ کیا یہ بھی بدعت ہے؟ اور کیا یہ بات اپنے بچوں کو سکھانا بھی غلط ہے؟ جبکہ سید الاستغفار کا ذکر بھی حدیث شریف میں ہے

[حدثنی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ،عن النبی ﷺ سید الاستغفار أن تقول اللهم انت ربی لااله الا انت .........]

## تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۸/۸۳رقم ۶۳۰۶مطبوعه قاهره (۲) سنن الکبریٰ للنسائی: ۹/۲۱۶رقم ۱۰۳۴۱

(۳)معجم الکبیر للطبرانی: ۷/۲۴۹رقم۷۰۲۶ (۴)المعجم الاوسط: ۱/۳۰۲رقم ۱۰۱۴

(۵)الدعاء للطبرانی: ص۱۱۹رقم۳۱۵

# ❁ چھٹا کلمہ ردکفر کا ثبوت ❁

چھٹے کلمے میں بھی اللہ کی پناہ مانگی جاتی ہے اور گناہوں سے توبہ کی جاتی ہے چاہے وہ اس گناہ کے بارے میں علم رکھتا ہو یا نہیں اسی طرح

بدعت، چغلی، کفر وشرک، بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے معافی مانگتا ہے اور پھر تجدید ایمان کرتا ہے یعنی کلمہ [لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ] پڑھتا ہے تو بتایئے ان میں کون سی ایسی بات ہے جو قرآن وسنت سے ثابت نہ ہو یا جس کی دین میں اصل موجود نہ ہو یہ سب سلف صالحین کے طریقہ پر ہی عمل ہے لہذا اس کو رد کرنا خود بدعت ضالہ ہے

اللہ تعالی نے جا بجا توبہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور توبہ سے انکار کفر ہے اس کلمہ میں اللہ تعالی سے توبہ کرنے کا ہی بیان ہے اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے

[یایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم..]

ترجمہ: اے ایمان والوں بہت سے گمانوں سے بچو بیشک کچھ گمان گناہ ہیں

(سورۃ الحجرات:۱۲)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

[ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث]

ترجمہ: گمان سے دور رہو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے

تخریج:

(۱)صحیح بخاری: ۷/۲۴رقم ۵۱۴۳ (۲)صحیح مسلم: ۸/۱۰رقم ۶۷۰۱

(۳)موطاء امام مالک: ۲/۹۰۷رقم ۱۶۱۶ (۴)سنن ابو داؤد: ۴/۴۳۲رقم ۴۹۱۹

لہذا مسلمانوں کے معاملات کے بارے میں بدگمانی سے بچنا چاہیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حق واضح ہو جانے کے بعد اس کو قبول کرنے کی توفیق عطاء فرمائے اور اس رسالے کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، مجھے، میری بیوی بچوں اور میرے بہن بھائیوں اور دوستوں کو ایمان پر سلامت رکھے اور ایمان پر ہی موت عطاء فرمائے آمین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

مورخہ: 4 دسمبر 2013 بوقت شام سات بج کر ۴ منٹ

✤وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم✤

مصنف کے عنقریب شائع ہونے والے تحقیقی شاہکار

(۱) ائمہ مجتہدین کے درمیان اختلافات کی وجوہات

(۲) فقہ حنفی پر اعتراضات کی حقیقت

(۳) مکمل مسنون نماز احادیث کی روشنی میں

رابطے کے لئے فون نمبر: 0344.7519992